تاریخِ نور و ظلمت

مصنف: جناب یحییٰ حنفی صاحب ۱۴۵ - آصف گنج - اعظم گڑھ - یو۔ پی

ہندوستان میں صحابہ کرام کی آمد کے موضوع پر ہندی اہل قلم و مورخ خاموش ہیں لیکن تاریخ اسلام کے اکابر مصنفین کی کتب میں جا بجا ان کے تذکرے موجود ہیں یہ وہ موضوع ہیں جن کے علمی و عملی کارناموں کی گونج آج بھی برصغیر ہند و پاک میں تازہ ہے کتاب "تاریخ نور و ظلمت" مندرجہ ذیل کتابوں کی امداد سے زیر تالیف ہے،

۱۔ تاریخ ابن خلدون	علامہ محمد ابن عبد الرحمٰن ابن خلدون الاندلسی
۲۔ کامل ابن اثیر	علامہ محمد ابن اثیر
۳۔ فتوح البلدان	علامہ بلاذری
۴۔ معجم البلدان	علامہ یاقوت حموی معاصر ابن المستعفی خلیفہ عباسی متوفی ۶۲۲ھ / ۱۲۲۵ء
۵۔ سفر نامہ ابن بطوطہ	علامہ عبد اللہ محمد ابن عبد اللہ بطوطہ
۶۔ ابن حوقل	معاصر ابو بکر الطائع ابن مطیع خلیفہ عباسی متوفی ۳۲۲ھ / ۱۰۰۳ء
۷۔ تاریخ الامت	حضرت مولانا حافظ اسلم جیراجپوری

جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کی مقدس جماعت تبلیغ و ہدایت کے لئے دور دراز ممالک کی طرف روانہ ہوئی شمع و رسالت کے یہ پروانے جس طرف بھی نکل جاتے کفر و شرک کے جھنڈے سرنگوں اور ایمان و اسلام کے علم بلند ہو جاتے تھے اسی ولولہ حق کو دیکھ کر شاعر[15]

میں بعہد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی ایک جماعت حضرت حکم ابن العاصؓ کی زیر سرکردگی ہندوستان کی طرف روانہ ہوئی، بحرین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اسلامی مقبوضات میں آچکا تھا اس زمانہ میں عثمان رضؓ ابن العاصؓ جو عرب کے بہادر قبیلہ ثقیف کے چشم وچراغ تھے اور جن کا شمار صحابہ کرام میں تھا حضرت عمرؓ کی طرف سے بحرین کے والی مقرر تھے آپ نے اپنے بھائی حکم کو ہندوستان روانہ کیا حضرت حکم صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کے ساتھ عازم ہندوستان ہوئے آج کے سفر کی راحتوں اور آسائشوں کو دیکھ کر اس زمانے کے سفر کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے لیکن تبلیغ دین حق اور خدمت خلق کا ایک جوش ہی تھا جو ان قدسی صفت انسانوں کو بحرو بر کے نیچ بچھا مدنے پر مجبور کر رہا تھا متواتر کئی ماہ کی صبر آزما مصیبتوں کے بعد یہ برگزیدہ گروہ ساحل گجرات پر تھانہ میں لنگر انداز ہوا، اس وقت یہاں ایک بہادر اور تاجر قوم آباد تھی جس کا بادشاہ ہندوستانی تھا ان بزرگوں نے حسب دستور اسلامی مناسب طریقہ سے تعلیمات اسلامی کو پیش کیا لیکن ان لوگوں نے اس پر غور کرنے سے انکار کر دیا اس کے بعد اکابرین اسلام نے دوسری شرط جزیہ کا مطالبہ پیش کیا اور کہا کہ ادائیگی جزیہ کے بعد ہم تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری جانوں کے پاسبان ہوں گے تمہارا دوست ہمارا دوست اور تمہارا دشمن ہمارا دشمن ہوگا، مگر انھوں نے یہ شرط بھی قبول نہ کی آخر مجبوراً انسان کو انسان کا مرتبہ عطا کرنے اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی حکومت کے قیام کے لئے انھیں جہاد کرنا پڑا اس مقصد میں مسلمانوں کو بے حد کامیابی ہوئی اور ایک زرخیز علاقہ ان کے ہاتھ آگیا اس سے بڑھ کر بہت سے انسانی قلوب ان کے دائرہ حکومت میں شامل ہوگئے یقیناً ہندوستان کے تمام صوبوں میں گجرات کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہے گا کہ اسے صحابہ کرام نے اپنے پاک قدوم سے مفتخر کیا، اور اس پر انوار قدسیہ کی بارش کی،

اس معرکے میں صحابہ کرام میں سے بعض مقدس حضرات کو مرتبہ شہادت بھی نصیب ہوا جس کو اسی سرزمین میں سپرد خاک کیا گیا، اس لحاظ سے سرزمین گجرات کا مرتبہ اور بھی بلند ہوجاتا ہے کہ یہ علاقہ ان قدسی صفت انسانوں کو گود میں لیے ہوئے ہے جس کو قدرت نے اوّل اوّل فلاح وہدایت کے

غزالوں سے ملا مال کر کیوں چن لیا تھا، اور جنھوں نے سب سے پہلے وحی الٰہی کو اپنے کانوں سے سنا تھا اور خاتم الرسل سید الانبیا کے جمالِ جہاں آرا سے اپنی آنکھوں کو منور کیا تھا، آج اگرچہ ان کی قبروں کے نشان مٹ چکے ہیں لیکن جو خدا کی راہ میں فنا ہوتے ہیں ان کا نام جریدۂ عالم پر دائمی طور پر ثبت ہو جاتا ہے "اس لئے ظاہری یادگار کی چنداں ضرورت نہیں، اس معرکے کے بعد اسی سال مسلمانوں نے بھڑوچ کا رخ کیا جو اس زمانے میں لاکھ ڈیل کی تجارت کی وجہ سے ہندوستان کی سب سے بارونق بندرگاہ تھی یہاں بھی فتح و نصرت نے مسلمانوں کے قدم چومے حضرت حکم رض اس معرکے کے بھی جرنیل تھے اور یہ ساری کامیابیاں دراصل آپ ہی کے تقویٰ خلوص توکل اور تدبر کا نتیجہ تھیں ۔

ان شہروں کی فتح کے بعد صحابہ کرام نے سب سے پہلا کام اہل ہند کو رشد و ہدایت کی طرف بلانے کا کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ بڑے سے بڑے معاندین اور دشمن بھی ان برگزیدہ حضرات کے اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور آہستہ آہستہ کفر و شرک کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایمان و اسلام کا اجالا نظر آنے لگا، اس کے بعد ایک مدت تک مسلمان چند در چند مصالح کی بنا پر آگے نہ بڑھ سکے یہاں تک کہ ۹۳ھ میں محمد بن قاسم رح نے سندھ کو فتح کر کے اور ۱۰۷ھ میں جنید بن عبد الرحمٰن مری نے مالوہ اور بھروچ پر حملہ کر کے ہندوستان کے ایک وسیع رقبہ پر اسلامی پرچم لہرا دیا جس سے باطل کے عشرت کدہ میں صفِ ماتم بچھ گئی اور کفر و شرک کے ہنگاموں کی جگہ اللہ اکبر کی دلکش و دلنواز صدائیں گونجنے لگیں،

۱۵۹ھ میں خلیفہ مہدی عباسی کے حکم سے عبد الملک ابن الشہاب نے لشکر جرار کے ساتھ ہندوستان پر حملہ کیا اس لشکر میں حضرت ربیع ابن صبیح تابعی جو بقول مستند مورخینِ اسلام کے سب سے پہلے مصنف ہیں جنھوں نے فنِ حدیث پر کئی کتابیں تصنیف فرمائیں گویا اس وقت کے مسلمان اگر ایک طرف اہلِ قلم تھے تو دوسری طرف اہلِ سیف بھی تھے اگر خلوت کدوں میں تسبیح و تہلیل اور عبادت و ریاضت کے پاک مشاغل میں معروف رہتے تو جلوت میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وہ سب سے بڑے سپاہی اور پُر جوش مجاہد ہوتے، ابن شہاب کی یہ فوج ۱۶۰ھ میں باربد پہنچی جو گجرات

کا مشہور علاقہ تھا اور خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کیں جس کے بعد تبلیغ کا راستہ کھل گیا اور بہت سی سعید روحوں نے اسلام قبول کرلیا،

ابھی یہ مجاہدین اسلام آگے بڑھنا چاہتے تھے کہ ہوا میں یک بیک عفونت پیدا ہوگئی جس سے ایک ہزار بزرگوں نے جام شہادت نوش فرمایا ان میں اسلام کا سب سے پہلا مصنف بھی تھا اس طرح گجرات کو ایک مرتبہ پھر یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ربیع ابن صبیح جیسی بزرگ شخصیت اس کی گود میں سورہی ہے، غرضکہ صحابہ کرام نے اسلام کی جو شمع سرزمین گجرات میں روشن کی تھی اس کی ضیاء باریاں چند ہی صدیوں میں کشمیر، مالوہ اور بلوچستان کو منور کرنے لگیں اور اگر غور سے دیکھئے تو آج برصغیر ہندو پاک و بنگلہ دیش میں جو پچیس کروڑ مسلمان نظر آرہے ہیں وہ انھیں مقدس ہستیوں کی قربانی اور جذبۂ ایثار کا نتیجہ ہیں جنھوں نے محض خدا کی راہ اور اس کے رسول کی خاطر اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ کر مصائب و تکالیف برداشت کیں، اور اعلائے کلمۃ الحق کے اہم ترین فریضہ الٰہی کو ادا کیا،

"رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

ضروری گذارش

ادارہ ندوۃ المصنفین کی ممبری یا برہان کی خریداری وغیرہ کے سلسلے میں جب آپ دفتر کو خط لکھیں یا منی آرڈر ارسال فرمائیں تو اپنا پتہ تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ، برہان کی چٹ پر آپ کے نام کے ساتھ درج شدہ نمبر بھی ضرور تحریر فرمادیں ـــ اکثر منی آرڈر کوپن پتہ اور نمبر سے خالی ہوتے ہیں۔ جس سے بڑی زحمت ہوتی ہے۔

(جنرل منیجر)